فرموداتِ مفکرِ احرار چودھری افضل حق رحمۃ اللہ علیہ

پروفیسر خالد شبیر احمد*

درج ذیل اقتباسات مفکرِ احرار کے خطبات وتصنیفات سے لیے گئے ہیں۔ان میں مجلس احرار کا نصب العین، مؤقف اور احرارِ اسلام کی وہ دعوت موجود ہے جو احرار کا طرۂ امتیاز ہے۔حالات کی گواہی ہے کہ اسی میں اقوامِ عالم کی سرخروئی کا راز مضمر ہے اور یہی دعوت انھیں منزلِ مراد تک پہنچا سکتی ہے۔جماعت احرار کے یوم تاسیس ۲۹؍دسمبر ۱۹۲۹ء کے حوالے سے یہ اقتباسات نذرِ قارئین ہیں۔ملاحظہ فرمائیں۔

مجلس احرارِ اسلام

''دنیا ہم خاک نشینوں پر ہزار پھبتیاں اڑائے اور اپنے خیالِ خام میں ہماری کارکردگی پر خاک ڈالنے کی رات دن کوشش کرے، تاہم مجلس احرار ہی ہے جس کا دل اور دماغ اسلامی اقدار اور اسلامی مقاصد کو صحیح سمجھ کر اس کی تقویت میں لگا ہوا ہے اور یہی ہندوستان میں ایک قومی ادارہ ہے جس نے بیک وقت سیاستِ ملکی، خدمتِ خلق، رضا کاروں کی تنظیم، ردِّ مرزائیت، مدحِ صحابہ جیسی ضروری تحریکات کو شروع کر کے ادھورا نہیں چھوڑا۔ بلکہ مشکلات کے پہاڑ عبور کر کے پورا کیا۔''

پاکستان

''احرار اُس پاکستان کو ''پلیدستان'' سمجھتے ہیں۔ جہاں امراء بھوک کو چورن سے بڑھاتے ہوں، اور غریب غم کھاتے ہوں۔ جہاں ایک وقت میں ایک منہ کے لیے سینکڑوں نوالے اور ایک جسم کے لیے بیسیوں دوشالے ہوں اور دوسری طرف جہاں سردیوں میں لنگوٹی سے بھی مختصر لباسِ زندگی ہو اور دم کے آنے جانے پر ہی زندگی کا قیاس ہو۔ جنھیں آج کسی غریب ہمسایہ کی افسردہ صبحیں اور آزردہ شامیں دیکھ کر مدد کرنے کا خیال نہیں وہ کسی خطے کو صحیح معنوں میں پاکستان بنائیں گے۔ پس احرار پاکستان کی مذمت نہیں کرنا چاہتے۔ بلکہ سرمایہ داری کی کارفرما روح کے مخالف ہیں جو غریب مسلمانوں کو اپنا کرلوٹنا چاہتی ہے۔ انتہا درجے کے تنگ دل اور متعصب فرقہ پرست تمھیں فرقہ پرست کہیں گے۔ ان کی پرواہ نہ کرو، کاروانِ احرار کو چلنے دو۔ احرار کا وطن لیگی سرمایہ دار کا پاکستان نہیں نہ کانگریس کا اکھنڈ ہندوستان ہے بلکہ وہ سرزمین ہے، جہاں سوسائٹی

*نائب امیر مجلس احرارِ اسلام پاکستان

میں درجے نہ ہوں، بلکہ انسانیت ایک درجہ ہو، احرار کا وطن وہ ہے جہاں کوئی اچھوت نہ ہو۔ جہاں انسانوں کو ذلیل سمجھنے والے ذلیل سمجھے جائیں، جہاں ہر کوئی اپنے مذہب اور اپنی تہذیب کے مطابق ترقی کرنے میں آزاد ہو۔ جہاں نظام حکومت کامل مساوات پر قائم ہو اور جہاں سرمایہ دار نظام کی طرح قانون غریب کو چکّی میں نہ پیس سکے اور امیر قانون پر حکومت نہ کر سکے۔

نہ کانگریسی سرمایہ دار اپنی ضد چھوڑے نہ لیگی سرمایہ دار اپنی وضع بدلے، کانگریسی سرمایہ دار احرار سے فضول امید رکھتا ہے کہ ہم پاکستانی مسلمان اٹھ کر ہمت توڑیں اور اس طرح سرمایہ داری کے پاکھنڈ ہندوستان کا راستہ کانگریس کے لیے صاف کر دیں۔

معیشت واقتصاد

''احرار جو ساقی کوثر کے ہاتھوں سے جامِ اسلام پی چکے ہیں۔ پہلے ہی اخوّت و مساوات کے نشے سے سرشار ہیں۔ ہم کارل مارکس کی اقتصادی تھیوری کو اسلام کی پوری تعلیمات کی ادھوری تاویل سمجھتے ہیں۔ ہم ہندوستان میں اس سوشلسٹ داعی کی پھبتی اڑاتے ہیں جو سر پر دو ٹکے کی گاندھی ٹوپی پہنے سات ہزار کی موٹر پر سوار ہو کر مزدوروں کے خون کا پٹرول جلا کر سیر کو نکلتا ہے۔ اور مسلمان کو سوشلزم کی طرف بلاتا ہے۔ وہ جو گھر کے ملازموں کو بھائی نہیں بناتا۔ مگر مزدور اور کسان کی مشکلات پر آنسو بہاتا ہے، بہروپیا ہے۔ بسے سرمایہ دار بہروپیے سوشلسٹوں کے لباس میں ہوتے ہیں۔ ان سے خبردار رہنا چاہیے۔ ذہن کی تبدیلی کے بغیر دل کی تبدیلی ممکن نہیں۔ مسلمان سچے طور پر مساوات کا علمبردار ہے۔ سوشلزم کو ابھی اسلام سے بہت کچھ سیکھنا ہے۔''

دین وسیاست

''احرارِ اسلام کا وجود اس امر کا شاہدِ عادل ہے کہ اسلام میں دین اور سیاست جدا جدا نہیں۔ بلا خوفِ تردید کہا جا سکتا ہے کہ ہندوستان بھر میں صرف یہی ایک جماعت ہے جہاں مشرق و مغرب کے علوم سے واقف لوگ بغیر ایک دوسرے پر فوقیت جتائے خدمتِ اسلام کے لیے وقف ہیں۔ اس جماعت میں تاریک خیال مُلّا اور مادر پدر آزاد گریجویٹوں کی گنجائش نہیں۔

غلامی کی تنگ نظری سے فرقہ بندی کا جوش جنون بن گیا ہے۔ مگر احرارِ اسلام میں شیعہ سنی، دیوبندی بریلوی، وہابی اور گلابی وہابی پاکیزہ جھیل میں گونا گوں مچھلیوں کی طرح آسودہ ہیں۔ صرف مرزائیت کو ہم انگریز کے سیاسی تالاب کی گندی مچھلی سمجھ کر قریب نہیں آنے دیتے۔ احرار میں تمام فرقوں کی موجودگی نے ہمیں دین سے بے پرواہ نہیں کیا بلکہ ہمارے مزاج میں اعتدال پیدا کر کے ہمیں متحدہ قوت بنا دیا ہے۔ مجلس احرار کے باہر جہاں بھی یہ بھک سے اڑنے والا مادہ یکجا ہوا، اپنے آتشیں مزاج کے باعث خود فتیلہ بن کر قومی حادثہ پیدا کرے گا۔''

مرزائیت

''مرزائیت عیسائیت کی توام بہن ہے۔ یہ تحریک انگریزی حکمت عملی کی آغوش میں پل کر بڑھی پھیلی پھولی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ مرزائیت کے بانی مرزا غلام احمد صاحب نے پلومر کی ٹانک وائن سے مست ہو کر ایک مکتوب میں اپنی نبوت کو انگریز کا خود کاشتہ پودا بیان کر کے برطانوی سرکار سے ناجائز تعلقات کی پوری کہانی بے خبری میں کہہ دی۔ اس دستاویزی ثبوت کے بعد کوئی عقل کا اندھا ہی مرزائیت کی راہ اختیار کرسکتا ہے۔ تکمیل دین کے بعد اجرائے نبوت کے قائل مرزائی لوگ گویا تاج محل پر مٹی کا بھدا گھروندا تیار کر کے ذوقِ سلیم کی توہین کرنا چاہتے ہیں۔

کانگریس

''عملی طور پر یہ سچ ہے کہ مشترکہ سیاسی مقاصد کے لیے مشترکہ سیاسی پلیٹ فارم اور مشترکہ سیاسی تنظیم کی ضرورت ہے۔ لیکن کانگریس مشترکہ سیاسی تنظیم کے دعووں کے باوجود مسلمانوں کی راہ میں عملی طور پر مشکلات کا پہاڑ کھڑا کیے ہوئے ہے۔ کانگریس گو مذہب میں غیر جانب داری کی داعی ہے مگر اس کی رہنمائی کی باگ دوڑ ہندو مذہب کے شیدائیوں کے ہاتھ میں ہے کہ غیر محتاط ان کا مہاتما اچھوتوں کو ہندوؤں کا جزولاینفک تسلیم کرانے کے لیے مرن برت رکھ کر ہندوؤں کی مذہبی حس کو قوی کرتا ہے۔ اس کے برعکس کانگریسی ہندو صرف اس مسلمان کی عظمت کا اقرار کرنے کے عادی ہیں جو نہ صرف اپنے آپ کو اسلام سے بیگانہ ظاہر کرے، بلکہ قول وعمل سے اس کی تضحیک بھی کرے۔ مسلمان کو یہی صدمہ نہیں کہ اکثر لیگی مسلمان اسلامی کلچر کے دعوے کا لندنی نمونہ ہیں بلکہ اسے بجا طور پر یہ بھی شکایت ہے کہ بعض کانگریسی مسلمان حجازی تہذیب کا بنارسی ماڈل بھی ہیں۔

کانگریس میں سوشلسٹوں کی بڑی تعداد کی شمولیت کے باوجود سرمایہ دارانہ نظام میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ گاندھی جی جو ہمیشہ اپنے جلو میں سرمایہ داروں کی فوج لے کر سیاست کے سفر کو نکلتے ہیں سرمایہ داروں کے ہتھکنڈوں سے چیخ اٹھتے ہیں کہ کانگریس میں ووٹروں کی فہرست جعلی ہے۔ جعلی کیوں نہ ہو۔ جب رائے دہندگان بالغ کی مدعی کانگریس اپنی تنظیم میں داخل ہونے پر چار آنے کا ٹیکس لگائے دے تو سرمایہ دار اپنی مرضی کے مطابق خرچ کر کے جعلی ووٹر بنائے گا۔ وہی ہر عہدے پر قبضہ جمائے گا۔ اربابِ زر قدم رکھنے کی گنجائش پاتے ہیں بیٹھ جانے کی جگہ خود بخود ہی پیدا کر لیتے ہیں۔''

غرض کانگریسی سیاست میں مسلمانوں کی حالت اس بدشوق بچے کی ہے جسے مار مار کر مدرسے لے جایا جائے باپ فیس ادا نہ کرے اور استاد ہمیشہ کان سے پکڑ کر باہر نکالنے میں رہے۔ بتایئے ایسے بچے کا انجام کیا ہوگا۔''

(صدارتی خطبہ آل انڈیا احرار کانفرنس پٹنہ، دو اپریل ۱۹۳۹ء)

حکومتِ الٰہیہ

اسلام دنیا میں حکومتِ الٰہیہ اور خلافتِ ربّانی قائم کرنا چاہتا ہے جس کی بنیاد راست بازی، خوش اخلاقی اور عدل و انصاف پر ہو۔ اسلام کی آمد کا مقصد صرف یہی ایک اور اس کے سوا اسلام کا پیغام کچھ نہیں۔ جو شخص اسلام میں وطن کے جواز کے لیے جگہ ڈھونڈ رہا ہے وہ اس کوشش میں یقیناً ناکام رہے گا۔

اسی اصول پر احرار کار بند ہیں۔ اور ہر مسلمان اسی پر عمل پیرا ہونا چاہیے۔ دنیا کے کسی بھی حصے میں حکومتِ الٰہیہ کے لیے جب بھی کوشش ہو گی ہماری ہمدردیاں اور ہمارا دلی تعاون ان کوششوں کے ساتھ ہو گا اور ہم حتی الامکان ان کوششوں میں شریک کار رہوں گے۔ خواہ یہ کوشش چین میں ہو یا پنجاب میں یا بنگال میں یا کسی ایک شہر میں یا کسی ایک گاؤں میں بلکہ کسی شہر کے کسی ایک چھوٹے محلے میں بھی اگر کسی وقت حکومتِ الٰہیہ کے لیے کوشش ہو گی تو ہم یقیناً ان کوششوں کا ساتھ دیں گے اور ہماری کوشش سے چھوٹے سے قصبہ کی ایک چھوٹی سے گلی میں بھی حکومتِ الٰہیہ قائم ہو جائے تو ہم اسے اپنے لیے عاقبت کی سُرخروئی کا باعث سمجھیں گے۔

(تاریخِ احرار، مفکرِ احرار امیر افضل حق، مارچ ۱۹۶۸ء لاہور، ملتان صفحہ ۶۲۰، ۶۱)

☆☆☆

ماہانہ مجلس ذکر و اصلاحی بیان
27 جنوری 2011ء
جمعرات بعد نماز مغرب
دارِ بنی ہاشم
مہربان کالونی ملتان
ابن امیر شریعت
حضرت پیر جی
سید عطاء المہیمن بخاری دامت برکاتہم
امیر مجلس احرار اسلام پاکستان
الداعی　سید محمد کفیل بخاری ناظم مدرسہ معمورہ دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان　061-4511961